96832 ـ تصاویری کو آئینہ پر قیاس کرنا

سوال

کیا انسان کا آئینے میں دیکھنا ممنوعہ تصویر میں شامل ہوتا ہے ؟
اللہ تعالی آپ کو برکت عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

انسان کا آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنا ممنوعہ تصویر میں شامل نہیں ہوتا، اہل علم نے اس سے دلیل پکڑتے ہوئے ضوئی تصویر کو مباح قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ ان دونوں کو برابر قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اسے برابر قرار دینے میں انہوں نے دو طرح سے غلطی کی ہے:

پہلی:

یہ تصویر اور فوٹو اتارنی آئینہ میں دیکھنے والی تصویر کے مشابہ نہیں ہے، کیونکہ یہ فوٹو اپنی جگہ سے زائل نہیں ہوتی، اور اس سے فتنہ و خرابی موجود ہے.

لیکن آئینہ میں جو تصویر نظر آتی ہے وہ ثابت نہیں، جب اس کے سامنے سے ہٹ جایا جائے تو وہ تصویر بھی ختم ہو جاتی ہے، اور یہ ایسا واضح فرق ہے جس میں کوئی عقلمند شک نہیں کرتا.

دوسری:

نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم سے تصویر کی مطلقا حرمت میں نص بیان ہوئی ہے، اور جو اس تصویر کی حرمت کی نص آئی ہے جو فوٹو کی جنس سے ہے، مثلا کپڑے اور دیواروں میں تصویر.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک صحیح احادیث میں وارد ہے کہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس مجسموں اور تصاویر والا پردہ دیکھا تو ناراض ہوئے اور اسے پھاڑ کر فرمایا:

" بلا شبہ روز قیامت سب سے زیادہ عذاب مصوروں کو ہو گا "

اور ایك دوسری حدیث میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شبہ ان تصاویر والوں ۔ ان تصاویر كی طرف اشارہ كیا جو كپڑے میں تھیں ۔ كو روز قیامت عذاب دیا جائیگا، اور انہیں كہا جائیگا اس میں جان ڈال كر انہیں زندہ كرو جو تم نے بنایا ہے "

اور نبی كریم صلی اللہ علیہو سلم سے یہ بھی ثابت ہے كہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مكہ كے روز كعبہ مشرفہ كی دیواروں سے تصاویروں كو مٹایا تھا، اور یہ اس تصویروں كے حكم میں ہے جو اتاری جاتی ہیں.

اور اگر ہم یہ تسلیم بھی كر لیں كہ یہ فوٹو آئینہ والی تصویر كے مشابہ ہے تو بھی قیاس جائز نہیں، كیونكہ یہ شرع میں مقرر كردہ فیصلہ ہے كہ نص كی موجودگی میں قیاس نہیں ہو سكتا، بلكہ قیاس تو اس صورت میں ہے جب نص نہ ملے، جیسا اہل اصول اور سب اہل علم كے ہاں معلوم ہے " انتہی.

دیكھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (27 / 442).

اور مستقل فتوی كمیٹی كے فتاوی جات میں درج ہے:

" اور كیمرہ سے فوٹو گرافی آئینہ كے سامنےكھڑا ہونے كی شكل بننے كی طرح نہیں ہے، كیونكہ آئینہ والا تو خیال ہے جو آئینہ كے سامنے كھڑے شخص كے وہاں سے ہٹنے كی صورت میں ختم ہو جائیگا، اور یہ فوٹو تو كیمرہ كے سامنے سے ہٹ جانے كی صورت میں بھی باقی رہے گی، جس سے عقیدہ میں خرابی پیدا ہو گی، اور جس كی خوبصورتی كی بنا پر اخلاقیات میں بھی خرابی پیدا ہوگی.

اور بعض اوقات ضرورت پیش آنے كی صورت میں تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سكتا ہے مثلا پاسپورٹ یا شناختی كارڈ، یا اقامہ یا ڈرائیونگ لائسنس میں لگوانا.

اور فوٹو اتارنی صرف انطباع یعنی ڈھالنا نہیں بلكہ یہ تو كیمرہ كا عمل ہے جس سے یہ انطباع اور ڈھلاؤ پیدا ہوا ہے، اور یہ اس اٹومیٹك آلے كے ساتھ اللہ تعالی كی مخلوق پیدا كرنے میں مقابلہ اور برابری ہے.

پھر اس طریقہ اور آلہ كو دیكھے بغیر جس سے فوٹو اتاری جاتی ہے اس تصویر كشی كی ممانعت تو عام ہے؛ كیونكہ اس میں اللہ تعالی كی مخلوق پیدا كرنے میں برابری اور مقابلہ اور پھر عقید و اخلاق كو خطرہ ہے. انتہی.

دیكھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (1 / 673).

واللہ اعلم .